



## سوال

(500) فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر درست ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فرض نمازوں کے بعد تسبیح کے جہری یا سری پڑھنے کے بارے میں ہمارے ہاں بہت جھگڑا ہے لہذا امید ہے کہ اس موضوع کے درج ذیل پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی فرمائیں گے:

1- تسبیح جہری طور پر پڑھنا افضل ہے۔ یا سری طور پر؟

2- اگر جہری طور پر پڑھنے سے ان لوگوں کی نماز میں خلل پڑتا ہو جن کی کچھ نماز جماعت سے رہ گئی ہو تو اس کا کیا حل ہے؟

3- اس قسم کے مسائل کے بارے میں جھگڑا کرنے والوں کے لئے خصوصاً جو مسجدوں میں جھگڑتے ہوں آپ کی کیا نصیحت ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث سے ثابت ہے کہ:

«أن رفع الصوت بالذکر من الصفحۃ کان علی عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وقال ابن عباس کنت أعلم إذا نزل فابتک إذا سمعته». (صحیح بخاری حدیث نمبر 841)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے ذکر کرتے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ لوگوں کی اس بلند آواز کو سن کر ہی مجھے معلوم ہوتا کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اس طرح وہ احادیث جو اس کے ہم معنی ہیں اور ابن زبیر مغیرہ بن شعبہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں۔ وہ سب بھی اس بات پر دلالت کتات ہیں۔ کہ فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس قدر بلند آواز سے ذکر مشروع ہے۔ جسے وہ لوگ بھی سن لیں جو مسجد کے دروازے کے پاس یا گرد و پیش ہوں اور انہیں معلوم ہو جائے کہ نماز مکمل ہو گئی ہے۔ اور جس شخص کے پاس کوئی نماز پڑھ رہا ہو اسے چاہیے کہ وہ نسبتاً آرام آواز سے ذکر کرے تاکہ اس کی نماز میں خلل نہ پڑے اس کے لئے افضل یہی ہے تاکہ اس سلسلے کی دیگر احادیث پر بھی عمل ہو جائے۔ فرض نماز سے فراغت کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کے بہت سے فائدے ہیں مثلاً اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے ثناء کا اظہار ہے کہ اس نے احسان فرمایا کہ اس عظیم فرض کے ادا کرنے کی توفیق بخشی اس میں جاہل کے لئے تعلیم اور بھولنے والے کے لئے تکریر کا سامان بھی ہے۔ اور اگر اس طرح بلند



آواز سے زکرنہ کیا جاتا تو یہ سنت بہت سے لوگوں سے مخفی رہ جاتی۔ واللہ ولی التوفیق (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)  
حدامہ عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 418

محدث فتویٰ